خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
5 جون 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 124 | سوموار۔6 محرم ۔1416ھ '5 احسان 1374ھش '5 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اسے پورے طور پر نبھاوے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نباہنا مشکل ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لئے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آبپاشی کے اوقات پر اس کی خبر گیری کرنی مشکل ہے ایمان بھی ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اور نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے اگر اس کی ہر وقت اور موسم کے لحاظ سے پوری خبر گیری نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے۔ دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اسے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لے جاویں گے۔

(ملفوظات جلد صفحہ ۶۲۳)

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ

اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارے میں داخلہ لینا چاہتی ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ داخلہ سے پہلے نظارت تعلیم کے توسط سے حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ جو احمدی طالبات لاعلمی کی بناء پر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ وہ بھی فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسط سے حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کر لیں۔ ضروری تاکید ہے۔ (نظارت تعلیم)

ولادت

○ مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ پشاور ابن مکرم ڈاکٹر پروفیسر محمد صادق جنجوعہ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شاہدرہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۵-۵-۳۰ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام مدح احمد تجویز ہوا ہے جو مکرم عبد العزیز خان صاحب آف خوشاب حال شاہدرہ کی نواسی ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

ربوہ سوئمنگ پول فیکٹری

اریا ربوہ

○ خدا کے فضل کے ساتھ سوئمنگ پول نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ خدام' اطفال اور انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

(انچارج سوئمنگ پول ربوہ)

اتحاد کے قیام کیلئے حقوق کا قربان کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ)

کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وحدت ہو۔ یاد رکھو کہ ترقی کے لئے خیالات و عقائد کے ساتھ عملی وحدت ہو۔ تم میں بعض ایسے بھی ہیں جو روپیہ کے معاملہ میں۔ زمین کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اتحاد کے قیام کے لئے حقوق کا قربان کرنا ضروری ہوتا ہے۔

جب حضرت معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ تو اس مجلس میں حضرت عبداللہؓ بن عمر بھی بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہؓ کا یہ فعل درست نہ تھا۔ کیونکہ اسلام میں حکومت میں وراثت نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ باپ اپنے بیٹے کو مقرر کرے۔ بلکہ یہ اختیار اور حق (اہل ایمان) کا ہے کہ وہ جس کو چاہیں انتخاب کریں۔ کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی اولاد کو ورثہ کے طور پر بادشاہت دے جائے۔ معاویہؓ نے کہا کہ کوئی ہے جو میرے بیٹے سے زیادہ مستحق ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنا کپڑا جو بیٹھنے کے لئے اپنی ٹانگوں کے گرد ڈالا تھا کھولا اور بات کرنے کے لئے آمادہ ہو کر گردن اٹھائی آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں آیا کہ میں کہوں کہ ہاں وہ شخص مستحق ہے کہ جس کا باپ اسلام کی طرف سے لڑا۔ اور وہ خود بھی اسلام کی طرف سے لڑا۔ جبکہ تم اور تمہارا باپ کافروں کی طرف سے لڑ رہے تھے مگر میں اس خیال میں سے خاموش رہا کہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ پڑ جائے۔ یہ وہ شخص ہیں جن کو لوگوں نے خلافت کے لئے اس وقت پیش کیا۔ جبکہ معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی جنگ تھی اور تجویز کی گئی تھی کہ حضرت علیؓ کو برطرف کر کے ان کو خلیفہ بنایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص اگر بولتا تو کئی اسلامی ممالک اس کے ساتھ ہو جاتے مگر اس نے بادشاہت پر نظر نہ کی اور وحدت اور اتفاق کو مقدم سمجھا۔

پھر یہ بات ہے کہ جب تک تم میں منافق ہیں۔ وہ وحدت کے راستہ میں روک ہیں۔ وحدت کے لئے ضروری ہے کہ منافقوں کو نکالا جائے۔ منافق کا سلسلہ سے کاٹنا اپنے اہم فرائض میں سے سمجھو۔ ترقیات کے لئے ضروری ہے کہ منافق کا بھانڈا پھوڑا جائے۔ اور ان کا کھوج لگایا جائے۔ (-) جب تک معلوم نہ ہو کہ کون کون منافق ہے۔ اتحاد کی نگرانی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ لوگ فتنہ ڈالتے رہتے ہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفسوں کو آمادہ کرو کہ خدا کی طرف سے جو آزمائش آئے اس میں پورے اترو اور اس پر راضی ہو جاؤ۔

ابھی پچھلے دونوں چندوں کے لئے کہا گیا تھا۔ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تکلیف محسوس ہوئی ہے وہ سمجھیں کہ وہ پیچھے ہیں۔ ابھی وقت آتا ہے کہ اس سے زیادہ مانگا جائے گا۔ اور جو لوگ (عبادات) میں ست ہیں۔ وہ بھی سمجھیں کہ وہ بہت پیچھے ہیں۔ اور (عبادات) میں سستی میں ایک نفاق کا شعبہ ہے ۔۔سری نصیحت یہ ہے کہ خواہ کوئی قربانی ہو۔ جب تک وحدت نہ ہو وہ قربانی کچھ نہیں کر سکتی۔ اور وحدت کے قیام کے لئے منافقوں کی خبرداری رکھو۔ اور ان کے متعلق اطلاع دو۔ یہ نصیحتیں ہیں ان کو یاد رکھو اور ان پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے۔

(از خطبہ ۱۸۔ اگست ۱۹۲۲ء)

تقویٰ سے زینتِ اعمال پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

5- احسان ۱۳۷۴ ھش — 5 - جون ۱۹۹۵ء

دلیری اور شجاعت

کسی کام کو شروع کر کے اگر اس لئے چھوڑ دیا جائے کہ اس میں زیادہ محنت درکار ہے زیادہ وقت لگے گا تو یقیناً یہ بات ہمت کی کمی پر دلالت کرے گی۔ ہمت کرنا اس بات کا نام ہے۔ کہ آپ محسوس تو یہ کرتے ہیں کہ تھک گیا ہوں۔ آگے نہیں چل سکتا۔ اس کام کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود انسان ارادہ یہ کرلے کہ میں نے یہ کام کرتے جانا ہے۔ ایسے ہی موقعوں پر کہتے ہیں' ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت ہارنے کا یہی مطلب ہے کہ کسی کام کو کرتے کرتے درمیان میں چھوڑ دیا جائے اور چھوڑنے کی وجہ یہ ہو کہ اس کام کے لئے کچھ زیادہ محنت درکار ہے۔ اس زیادہ محنت ہی کا نام ہمت ہے۔ اور ہمت کے لئے ہم سب جانتے ہیں کہ کوشش کرتے رہنا لازمی ہے۔ جہاں ہم نے کوشش کرنا چھوڑ دیا۔ وہیں ہم ہمت ہار گئے۔ ایک تو یہ بات اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا ہر سوچا سمجھا کام منطقی انجام کو پہنچنا چاہئے۔ اور دوسرے اس لئے کہ ہمت کرنا اخلاق فاضلہ میں شامل ہے اگر ہم اس بات کو سمجھ جائیں کہ ہمت اور اخلاق بلکہ اخلاق فاضلہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تو ہم یقیناً ہر کام کے لئے کوشش جاری رکھیں گے جب تک کہ اس کا انجام نہ دیکھ لیں۔ نہ صرف انجام کے لئے کام جاری رکھیں گے بلکہ اس لئے بھی کہ ایسا کرنے سے اخلاق فاضلہ کا اظہار ہو گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس بات کی تلقین فرماتے ہوئے کہ ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ فرماتے ہیں:-

"ہمت نہیں ہارنی چاہئے ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔ اور صاحب ایمان بڑا بلند ہمت ہوتا ہے۔ اور اسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہئے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔ صاحب ایمان دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے۔ وہ تہوّر ہوتا ہے۔"

اس تھوڑے سے الفاظ کے ارشاد میں ہمیں بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ تین باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۔ ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ اگر سوچ سمجھ کر کام شروع کیا ہے تو تکمیل تک پہنچائے۔ تھک ہار کر بیٹھ جانا ہمت ہارنے کے مترادف ہے۔ ۲۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں شمار ہوتی ہے پس اسے اخلاق فاضلہ سمجھتے ہوئے اپنے کام کو جاری رکھنا چاہئے۔ ۳۔ صاحب ایمان کبھی ہمت نہیں ہارتا۔ ہمیں اپنے آپ کو صاحب ایمان ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح صاحب ایمان دلیر اور شجاع بھی ہوتا ہے۔ دلیری اور شجاعت بہت قابل داد خوبیاں ہیں۔ اور یہ اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ہم ہمت نہ ہاریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کے جملہ پہلوؤں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سب چُپ ہیں تم بول رہے ہو
کانوں میں رس گھول رہے ہو
لیکن پھر بھی ڈرتے ڈرتے
چلتے پھرتے ڈول رہے ہو

ابو الاقبال

○

مجھے عشقِ نکوکاری عطا کر
مجھے عصیاں سے بیزاری عطا کر

رہے باطل کے سر پر جو مسلّط
مرے دل کو وہ دینداری عطا کر

مرے غمخوار مجھ کو بھی خدارا
زمانے بھر کی غمخواری عطا کر

تمنائیں عطا کر جسم و دل کو
تمناؤں کو بیداری عطا کر

حیا در چشم جلووں کی جھلک سے
نظر کو شوخ سرشاری عطا کر

یہ مہر و ماہ شرما جائیں مجھ سے
مجھے ایسی ضیاء باری عطا کر

جو بن جائے تری رحمت کا مرکز
عطا کر وہ گنہگاری عطا کر

مئے عرفاں کا اک ساغر پلا کر
مجھے رندوں کی سرداری عطا کر

کبھی جلووں سے اپنے نوچ کر توؐ
مجھے بھی ایک چنگاری عطا کر

ہے تیرے میکدہ میں جس قدر مئے
نسیم تشنہ کو ساری عطا کر

نسیم سیفی

دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے' جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرتے ہوئے مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے تب اس مردفانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

لوگ شادیاں کرتے ہیں۔ تو کوئی یہ دیکھ کر شادی کرتا ہے کہ لڑکی خوش شکل ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس عورت کا خاندان زیادہ معزز ہے۔ کوئی کہتا ہے فلاں عورت بہت پڑھی ہوئی ہے۔ وہ پی۔ ایچ۔ ڈی ہے۔ اور آجکل لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ فلاں عورت اپوا کی عہدہ دار ہے۔ یا لیگ میں کسی اچھے عہدہ پر ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اگر کوئی عورت لیگ میں کام کرتی ہے اسے ہم نے کیا کرنا ہے۔ اس کے پاس روپیہ پیسہ تو ہے نہیں۔ کوئی کہتا ہے اس کے پاس روپیہ پیسہ نہیں تو کوئی حرج نہیں ہمیں تو عزت کی ضرورت ہے کوئی کہتا ہے اس کے پاس اتنی بڑی ڈگری ہے اس سے بہتر اور کون ہو سکتی ہے۔ کوئی کہتا ہے چھوڑو۔ ان سب باتوں کو۔ عورت نے ہر وقت نظر کے سامنے رہنا ہوتا ہے۔ اگر اس کی شکل ہی پسند نہ آئی تو اسے کیا کرنا ہے۔ غرض مختلف وجوہ کو پیش نظر رکھ کر لوگ شادیاں کرتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ ان تمام وجوہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کوئی نسب کی وجہ سے شادی کرتا ہے۔ یعنی وہ سمجھتا ہے کہ اس عورت کا خاندان بہت معزز ہے۔ اس لئے میں اس سے شادی کروں گا۔ کوئی مال کی وجہ سے شادی کرتا ہے اور کوئی جمال کی وجہ سے شادی کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ اپنا مشورہ دیتے ہیں۔ تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے جب تو شادی کا فیصلہ کرے تو دین دار عورت کو تلاش کر۔ اگر تمہارے پیش نظر ایک سے زیادہ عورتیں ہوں اور ان میں سے ایک نیک ہو دین دار ہو۔ اس کا ماحول ٹھیک ہو۔ تو اسے دوسری سب عورتوں پر ترجیح دو۔ اسی طرح مرکز کو بھی چاہئے کہ وہ اپنا مشورہ دے دے کہ نائب صدر کے لئے کونسی صفات کا حامل ہونا ضروری ہے۔ کہ وہ صاحب تجربہ ہو۔ صاحب الرائے ہو۔ اور صاحب الدین ہو۔ صاحب الرائے کے معنے یہ ہیں کہ وہ خود یہ طاقت رکھتا ہو کسی بات کا صحیح اندازہ لگا سکے۔ وہ کسی دوسرے کی بات سے متاثر نہ ہو یا کسی کی غلطی سے متاثر نہ ہو۔ وہ فیصلہ کرتے ہوئے یہ سمجھ لے کہ اس کا کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ مثلاً ایک شخص اس کا بہنوئی ہے۔ وہ عبادت گزار ہے۔ سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتا ہے۔ اور ہر کام میں سمجھ سے کام لیتا ہے۔ اب یہ اگر اس کے خلاف صرف اس وجہ سے ووٹ دے کہ اس کی اپنی بیوی سے جو اس کی بہن ہے لڑائی ہے تو ہم کہیں گے کہ وہ صاحب الرائے نہیں۔ اس نے فیصلہ کرتے ہوئے اپنے ذاتی تعلقات کو مدنظر رکھا ہے۔ یا اس کی کسی سے دوستی تھی۔ مگر وہ دین دار نہیں تھا۔ سمجھ دار نہیں تھا۔ سلسلہ کے کاموں سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اب اگر یہ اسے محض دوستی کی وجہ سے ووٹ دیتا ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ صاحب الرائے نہیں صاحب الرائے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے اندر قابلیت رکھتا ہو کہ غیر متعلق باتوں کو اپنے فیصلوں پر اثر انداز نہ ہونے دے۔ مثلاً امامت کا سوال ہو تو یہ نہ دیکھے کہ کوئی اس کا بھائی ہے۔ باپ ہے۔ یا کوئی اور قریبی رشتہ دار ہے۔ بلکہ فیصلہ کرتے ہوئے وہ صرف یہ دیکھے کہ وہ عبادت گزار ہے۔ دین دار ہے۔ اسے (کلام الہی) کا علم دوسروں سے زیادہ ہے۔ دین دار ہونا عبادت گزار ہونا اور کلام الہی کا علم رکھنا یہ سب باتیں امامت سے تعلق رکھتی ہیں عہدہ داری یا رشتہ داری کا امامت سے کوئی تعلق نہیں۔ بیرونی جماعتوں میں بھی ایسی غلطیاں ہوتی ہیں۔ ہمارا کام ہے کہ ہم ان کی تربیت کریں۔ ایک جگہ سے مجھے لکھا گیا کہ فلاں شخص ہماری جماعت میں صاحب رسوخ ہے۔ اس کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دقت یہ ہے کہ وہ ایک دفعہ جماعت سے خارج ہو چکا ہے۔ اور اس کی دینی حالت بھی ٹھیک نہیں۔ اب کوئی بھلا مانس ان سے یہ پوچھے کہ کیا وہ روز ویلٹ "ٹرومین" آئزن ہاور یا چیانگ کائی شیک سے بھی بڑا ہے۔ اگر تم ان کے بغیر گزارا کر رہے ہو تو اس کے بغیر کیوں نہیں کر سکتے لیکن جماعتیں ہمیں چٹھیاں لکھتی رہتی ہیں اور بعض اوقات ہم بھی مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان کی منظوری دے دیں۔ ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ اچھا تم جھک مارنا چاہتے ہو تو مارو۔ تم اپنے لئے موت قبول کرتے ہو تو ہم کیا کریں۔

امنِ عالم کی کارگر تدبیر

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں صلح و آشتی کے جذبات پیدا کرنے کے لئے یوم پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی بنیاد رکھی۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ جس بات کی ضرورت ہے وہ ہے امن عالم۔ اور امن عالم مختلف الخیال لوگوں کے آپس میں خوشگوار تعلقات پیدا ہونے کے بغیر ناممکن ہے۔ جہاں تک لوگوں کے مختلف الخیال ہونے کا تعلق ہے۔ غالباً ہر قسم کے خیالات کے اختلاف کو لوگ برداشت کر لیتے ہیں لیکن مذہبی اختلافات پر بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور اگر تاریخی شواہد پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات صاف نظر آئے گی کہ دنیا میں مذہب کے نام پر بہت زیادہ خون کی ہولی کھیلی گئی ہے۔ پس امن عالم کی ضرورت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مذہبی لحاظ سے مختلف الخیال لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ یوم پیشوایان مذاہب کے جلسوں کا آغاز اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔

نائیجیریا میں جب اس قسم کا پہلا جلسہ کیا گیا اور مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر سے اپنے اپنے پیشواؤں کے متعلق تقاریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ تو اخبارات نے اس اقدام کا نہ صرف خیر مقدم کیا بلکہ اسے ایک معجزہ سے تعبیر کیا۔ یہ جلسہ ۹۔ نومبر ۱۹۶۳ء کو منعقد کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۱۳۔ نومبر کو روزنامہ کامٹ نے نہ صرف اس خبر کو جلی حروف میں شائع کیا بلکہ اس پر ایک ایڈیٹوریل بھی لکھا۔ ایڈیٹوریل کا ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

رواداری کی مثال اگر آج سے دس سال قبل کوئی شخص یہ پیش گوئی کرنے کی جرأت کرتا کہ وہ وقت بھی کبھی آنے والا ہے جب نائیجیریا کے مسلمان اور عیسائی دوش بدوش کھڑے ہو کر آنحضرت ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوبیوں کا ذکر کریں گے تو دونوں مذاہب کے ہٹ دھرم اس بات کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی نوبت تک پہنچا دیتے۔ لیکن اگلے روز او جو گویا پر یہ معجزہ دیکھنے میں آگیا۔

احمدیہ جماعت کے زیر اہتمام کئے گئے یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے سے یہ سبق ملتا ہے کہ نائیجیریا کے مذہبی لیڈر اتنے کشادہ دل ہیں کہ ان کی موجودگی میں یہ ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا کہ صلیب اور ہلال دو ایسی چیزیں ہیں جو کبھی ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکتیں۔

اس جلسہ میں مسلمان اور عیسائی ایک ہی پلیٹ فارم پر سے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقاریر کر رہے تھے۔ اور ان تقاریر میں قطعاً کوئی ایسی بات نہ پائی جاتی تھی جسے مذہبی تعصب کہا جا سکے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس جلسہ کا انتظام کرنے والے جس میں سہ طرفہ تقاریر ہوئیں ساری قوم کی داد کے مستحق ہیں۔ کیونکہ ایک لمبے عرصہ تک یہ خواب تشنہ تعبیر رہا ہے۔ اور جو کچھ او جو گیو میں ہوا نہ صرف نائیجیریا کی مذہبی رواداری کی ایک اچھی مثال ہے بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ ہندوستان میں جو خون کی ہولی کھیلی گئی ہے اس کا نائیجیریا میں کوئی امکان نہیں۔ ہم اس بات کے لئے احمدیہ مشن کے شکر گزار ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ ایسی تقاریب کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کئے جائیں۔ تاکہ آنے والی نسلیں رواداری کی فضاء میں پرورش پا سکیں۔ اور ان جذبات کو اپناتے ہوئے اخوت کا اظہار کر سکیں"

ایک اور روزنامہ نے جس کے مالک آج کل (۱۹۶۵ء) نائیجیریا کے صدر مملکت ہیں بھی اس جلسہ کے متعلق ایڈیٹوریل لکھا۔ یہ دوسرا رونامہ ویسٹ افریقن پائلٹ ہے۔ اور یہ ایڈیٹوریل اس کی ۱۷۔ نومبر کی اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ اس کا ترجمہ بھی درج ذیل ہے۔

مسلمان دشمن عیسائی نوٹ کریں

"ایک وہ وقت تھا جب کہ اسلامی عقیدہ عیسائی سوسائٹی کے کانوں پر گراں گذرتا تھا۔ اور اسی طرح ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ یہی بات اس کے برعکس بھی کہی جا سکتی تھی۔ (یعنی مسلمان عیسائیوں کی بات سننے کو تیار نہ تھے)

لیکن آج یہ بات خوشی کا باعث ہے کہ حالات بدل رہے ہیں نہ صرف یہ کہ عیسائیوں اور مسلمانوں نے آپس میں مل کر رہنا سیکھ لیا ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کے مذہب سے بھی رواداری برتنے لگے ہیں۔ عیسائیوں کو یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ایک خدا کی طرف ہی توجہ دلاتا ہے۔ اور اسی طرح مسلمان بھی اب اس بات کی قدر کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

افریقن زندگی میں اب ایک نئی روشنی آہستہ آہستہ نفوذ کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت نے یوم پیشوایان مذاہب کا جو جلسہ ۹۔ نومبر کو منعقد کیا تھا۔ اس میں ریورینڈ ایم۔ او۔ ڈاڈا چیئرمین اور جنرل سپرنٹنڈنٹ آف میتھوڈسٹ چرچ ان ویسٹرن نائیجیریا اور ریورینڈ سپرنٹنڈنٹ جے۔ اے۔ او کے۔ صدر افریقن چرچ آرگنائزیشن کی موجودگی نہایت ہی بابرکت ہے۔ ہم اس موجودگی کو اس لئے بابرکت کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ موقع ایسے مواقع میں سے ایک تھا جو نہایت ہی نادر ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر عیسائیوں نے اس بات کو منظور کر لیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ بیٹھیں اور مسلمان سوسائٹی کے افراد سے تبادلہ خیالات کریں۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا عیسائی بھی اس رواداری کے جواب میں مسلمانوں کی چھٹیوں کے دنوں میں اپنے سکول بند کریں گے یا نہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی چھٹیوں کے دنوں میں سکولوں کا بند نہ کرنا ایک ایسا زہر ہے جو مسلمانوں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر اکبر حمیدی

مکرم محمد عیسیٰ سیالکوٹی

محمد عیسیٰ جسے جماعت میں مولانا محمد عیسیٰ سیالکوٹی کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے میرے عزیز بھی تھے اور دوست بھی- عزیزداری کے رشتے سے وہ میرے ماموں زاد بھی تھے اور میری بیگم کے چھوٹے بھائی بھی- لیکن ان دونوں رشتوں سے بڑھ کر میرے اور ان کے درمیان ذاتی دوستی کا رشتہ تھا اور یہ رشتہ زندگی بھر دوسرے سب رشتوں سے بڑھ کر رہا- ہم دونوں میں دلی تعلق اور باہمی اعتماد کی ایک قابل رشک فضا ہمیشہ موجود رہی- ہم ایک دوسرے کے معاملات و مسائل میں زندگی بھر شریک رہے- بہت سی ذاتی اور رشتہ داریوں کی رازوں بھری باتیں ہم بڑے وثوق سے ایک دوسرے سے کر لیتے- حسب ضرورت مالی لین دین اور ایک دوسرے کے ذریعے دنیاوی کام ہم کر کروا لیتے- سب خاندانی اور رشتہ داریوں کے سلسلے میں ہم دونوں ایک دوسرے سے مشورے کر لیتے- وہ ایک بہت سمجھ دار- قابل اعتماد- شریف اور محبت کرنے والے انسان تھے- مجھے معلوم ہے دوسرے کے کام آنا اور عزیزوں کی خدمت کر کے خوش ہونا محمد عیسیٰ کے مزاج کا حصہ تھا-

میرا اور محمد عیسیٰ کا تعلق خاطر بچپن سے لے کر اب تک ہمیشہ بڑی گرمجوشی سے قائم رہا- جن دنوں وہ جامعہ کے طالب علم تھے میں ان کے پاس جاتا- اور دو تین دن قیام کرتا- جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں میں بھی وہ ہمیشہ مجھے ہمراہ رکھتے- عیسیٰ کی ڈیوٹی ان برسوں میں اکثر کسی لنگر خانے میں لگتی اور جونہی محمد عیسیٰ کی ڈیوٹی کے اوقات شروع ہوتے ہم دونوں ڈیوٹی کے مقام پر پہنچ جاتے اور کام کرتے رہتے- فارغ اوقات میں ہم دونوں جماعتی اداروں کی سیر کرتے- محمد عیسیٰ کو کام کرنے اور اپنے فرائض بہترین انداز سے ادا کرنے کا شوق تھا- وہ مشکل سے مشکل کاموں کو نہایت آسانی سے کر دیتے- نوجوانی اور پھر جوانی میں بلکہ وفات سے دو سال قبل تک ان کی صحت بہت اچھی تھی- جوانی میں تو محمد عیسیٰ کی صحت قابل رشک تھی- وہ بینی (کلائی) پکڑنے میں اس قدر مہارت رکھتے تھے کہ بڑے بڑوں کو بے بس کر دیتے- کبڈی- کشتی- والی بال ان کے خاص کھیل تھے جن میں انہیں بڑی مہارت تھی- وہ دوستوں کا دوست اور مخالفوں سے حتی الامکان درگزر کرنے والے انسان تھے- لیکن جب کوئی ان کے شریفانہ رویئے کے باوجود باز نہ آتا- تو پھر اچانک آستینیں چڑھا کر مخالف کو للکارنے لگتے- ان میں شرافت تھی بزدلی نہیں تھی- انہوں نے زندگی بھر بزدلی- کنجوسی- نفرت اور چھوٹے پن کا مظاہرہ نہیں کیا-

نوجوانی میں وہ مزاجاً ڈسپلن کا زیادہ پابند نہیں ہو سکتا تھا- لیکن جامعہ کی تعلیم اور وہاں کے قیام نے اس کی زندگی میں نظم و ضبط اور ڈسپلن پیدا کر دیا جس نے آگے چل کر زندگی میں انہیں بہت فائدہ پہنچایا- جلسہ سالانہ کے موقع پر مجھے یاد ہے محمد عیسیٰ کی ڈیوٹی مشکل اور حساس کاموں پر لگائی جاتی تھی کیونکہ ان کے بارے میں یہ رائے بن گئی تھی کہ وہ انتظامی امور کی بے حد قابلیت رکھتے ہیں اور مشکل سے مشکل کام کو بھی خوش اسلوبی سے ادا کر لیتے ہیں- ایسے کئی واقعات میرے ذاتی مشاہدے میں ہیں- جلسہ سالانہ کے ایک موقع پر گوشت کی سپلائی کرنے والے کسی وجہ سے دوڑ گئے- چنانچہ فوری طور پر محمد عیسیٰ کو بلایا گیا اور کہا گیا کہ جس طریقے سے بھی ہو اور جہاں سے بھی ہو گوشت منگوایا جائے- یہ کام اتنا اچانک تھا اور اتنی بڑی مقدار میں گوشت کی فراہمی اتنا مشکل کام تھا کہ معمولی صلاحیت کا انسان اسے کبھی بروقت نہیں کر سکتا تھا- مجھے یاد ہے محمد عیسیٰ صرف گھر پر اس صورت حال کی اطلاع دینے آئے اور کہا کہ میرا انتظار نہ کریں پتہ نہیں مجھے اس کام پر کتنا وقت لگے چنانچہ ایک دن اور ایک رات مسلسل جاگنے اور بھاگ دوڑ کر کے محمد عیسیٰ نے گوشت کی سپلائی بحال رکھی حتیٰ کہ کنٹریکٹ پر سپلائی کرنے والوں کو بھی واپس لے آیا گیا- یہ کام بظاہر آسان لگتا ہے لیکن ایک لاکھ مہمانوں کے لئے اچانک گوشت کی سپلائی کا انتظام کرنا اور فیصل آباد تک مسلسل آنا جانا کوئی آسان کام نہیں تھا- جماعتی کاموں میں اور نظام سلسلہ میں محمد عیسیٰ ایک ایسے باوقار اور با اعتماد کارکن کی حیثیت سے مشہور تھے جس کے ذمے کوئی بھی کام ڈال دیا جائے تو وہ اسے بڑی آسانی اور خوش دلی سے کرنے کو تیار ہوتے- قدرت نے محمد عیسیٰ کو بے حد صلاحیتوں سے نوازا تھا- گھریلو زندگی میں اور دوستوں کی محفلوں میں ان کی حس مزاح محفل کو کشت زعفران بنائے رکھتی- میں جب ان کے ہاں مالو کے جاتا- یا وہ میرے پاس آتے تو وہ تین روز تک ہمارے گھروں کی فضائیں قہقہوں سے گونجتی رہتیں- بات بات پر مزاح پیدا کرنا یا دوسروں سے پر لطف اور پروقار مذاق کرنے کی عادت محمد عیسیٰ کو بہت تھی- مگر دوسرے کی شخصیت- اس سے رشتہ و تعلق کو ملحوظ رکھ کر مذاق کرنا محمد عیسیٰ پر ختم تھا- وہ مذاق کے عروج پر بھی اس بات کا خیال رکھتے کہ دوسرے کی توہین نہ ہونے پائے یا مخاطب سے جو ان کا رشتہ ہے وہ مجروح نہ ہونے پائے- اتنا نظم و ضبط مجلس زندگی میں میں نے بہت کم لوگوں میں دیکھا ہے- وہ مذاق کو کبھی ذاتی عزت اور بے عزتی کا مسئلہ نہیں بناتے تھے-

مجھ سے محمد عیسیٰ کے تعلق کا یہ عالم تھا کہ جیلوں بہانوں سے بھی میرے ہاں آ جاتے- مثلاً وہ جہلم کسی کام سے آئے ہیں تو وہاں سے فارغ ہو کر رات کو میرے پاس اسلام آباد آ گئے- کوئی کام نہ ہوا تو دو دن کی رخصت لے کر اپنے گاؤں جانے کی بجائے میرے ہاں آ گئے- اکثر وہ اچانک آ جاتے اور ہمیں ایک بے پایاں خوشی سے سرشار کر دیتے- محمد عیسیٰ کا مجھ سے ایک دلی تعلق تھا جس کے باعث ہم دونوں ایک دوسرے سے ملنے کے بہانے تراشتے رہتے-

جماعتی خدمت کے مواقع محمد عیسیٰ کو بہت ملے- ماموں جان یعنی محمد عیسیٰ کے والد چوہدری محمد یوسف نے دعا کی تھی کہ محمد عیسیٰ کو خدمت دین کے لئے بیرون ملک جانے کے مواقع ملیں- محمد عیسیٰ سے بھی انہوں نے کہا کہ اپنے آپ کو اس طور تیار کرو کہ بڑی سطح پر خدمت کر سکو- اللہ تعالیٰ نے محمد عیسیٰ کو ان کے والد کی دعاؤں کے طفیل پہلے کینیا میں بطور مربی بھجوایا اور پھر حضرت صاحب کے زیر رکاب لندن میں- جہاں وہ آخری سانس تک خدمت جماعت میں مصروف رہے- یہ ایک اتفاق تھا کہ کینیا میں محمد عیسیٰ اسی مقام پر رہے جہاں ان کے دادا جان بابو محمد عبداللہ خاں بطور اسٹیشن ماسٹر برسوں خدمات سرانجام دیتے رہے- دادا جان کے ہم عمر کئی لوگ وہاں محمد عیسیٰ سے ملے اور یوں محمد عیسیٰ نے پہلے سے موجود تعارف سے بھی فائدہ اٹھایا-

ابتدا میں محمد عیسیٰ کو دینی معاملات سے زیادہ رغبت نہیں تھی لیکن یہ جامعہ کی تربیت کا نتیجہ ہے اور ان کے والدین کی دعاؤں کا اثر یا پھر محمد عیسیٰ کی ماحول کے مطابق اپنے آپ کو بہتر رنگ میں ڈھال لینے کی صلاحیت کہ محمد عیسیٰ ایک بہت کامیاب مربی اور کارکن ثابت ہوئے- ان کے کام کرنے کا انداز روایتی نہیں تھا- ان کا اپنا انداز تھا- لوگوں کے قریب ہونے اور دوسروں کو قریب کر لینے کی بے پناہ صلاحیت ان میں موجود تھی- لندن سے پہلے وہ جہلم- میانوالی- راولپنڈی- مری- سیالکوٹ میں دینی فرائض سر انجام دیتے رہے- گزشتہ غالباً چھ سات سالوں سے وہ حضرت صاحب کے سٹاف میں شامل تھے- محمد عیسیٰ حضرت صاحب سے بہت محبت کرنے والے- مزاج شناس- نہایت دیانتدار- محتاط- چاق و چوبند اور ذہین کارکن تھے- وہ کوئی سات برس تک حضرت صاحب کے سٹاف میں شامل رہے اور تادم آخر انہیں حضرت صاحب کے قریب رہنے کا اعزاز حاصل رہا

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

محمد عیسیٰ جہاں کہیں بھی رہتے مجھے اپنے پاس آنے کی دعوت دیتے رہتے- لندن کے قیام کے دوران بھی وہ خطوط کے ذریعے- ٹیلی فون کے ذریعے مجھ سے رابطہ رکھتے اور غالباً سب سے زیادہ رابطہ رکھتے- وہ مجھے مسلسل لندن آنے کو کہہ رہے تھے- کئی دفعہ کہتے کہ ہوائی جہاز سفر کے ایک طرف کا ٹکٹ میرے لئے وہ خود خرید کر دیں گے- یہ سب ان کا خلوص تھا ۱۹۸۹ء کے جلسہ سالانہ پر میں ماموں جان (محمد عیسیٰ کے والد) اور میرا بیٹا محمد زبیر ٹیپو لندن کے ایرپورٹ پر اترے تو محمد عیسیٰ گاڑی لے کر ہمیں لینے کے لئے آئے ہوئے تھے- محمد عیسیٰ اسلام آباد میں لکڑی کے بنے ہوئے ایک گھر میں رہتے تھے- جلسہ سے کوئی ایک ہفتہ قبل ہم لوگ لندن پہنچے- ایک ماہ تک میرا قیام محمد عیسیٰ کے ہاں رہا- بلکہ یہ سمجھئے کہ صبح سے رات بارہ بجے تک ہم اکٹھے رہتے- محمد عیسیٰ لندن دفتر کے لئے آتے تو مجھے ہمراہ لیتے- سارا دن ہم اکٹھے رہتے رات سب کاموں سے فارغ ہو کر محمد عیسیٰ میرے بیڈ روم میں آتے- ہم کوئی گھنٹہ دو گھنٹہ باتیں کرتے- محمد عیسیٰ کی بیگم عزیزہ طاہرہ بیگم ہمیں چائے اور کھانے کی چیزیں لا لا کر دیتی رہتیں- طاہرہ بیگم محمد عیسیٰ کی صحیح معنوں میں رفیقہ حیات ثابت ہوئیں- یہ بے حد نیک دل- خادم دین- خدمت گزار- پڑھی لکھی- مہذب اور مہمان نواز خاتون ہیں- محمد عیسیٰ کے بچے عزیزان داؤد- لقمان- ذکریا اور بیٹی ثمینہ بھی نہایت درجے سلجھے ہوئے شریف اور خادمان دین بچے ہیں- اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو-

۱۹۸۹ء میں محمد عیسیٰ کی صحت نہایت اچھی تھی- وہ مضبوط جسم کے صحت مند اور سرخ و سفید چہرے والے خوبصورت انسان تھے- درمیانہ قد گٹھا ہوا جسم- چھوٹی چھوٹی داڑھی بہت دیدہ زیب شخصیت کے مالک- بات بات پر مسکراہٹ- پر مزاح جملے بات سے بات نکالنے کے ہنرمند بھی اور سلیقہ مند بھی گھریلو ماحول میں جب کوئی تیسرا فریق موجود ہوتا تو بحث مباحثے اور مذاق میں ہم دونوں ساتھی ہوتے لیکن جب کوئی تیسرا فریق موجود نہ ہوتا تو پھر بحث و مباحثہ یا مذاق کی مشق سخن ہم ایک دوسرے کے ساتھ کر لیتے- محمد عیسیٰ بہت ذہین اور تیز طبع انسان تھے- باتیں بھی تیز تیز کرتے- چلتے پھرتے بھی تیز تیز- زیادہ دیر ایک جگہ بیٹھا رہنا ان کے لئے مشکل ہوتا اس لئے گھریلو مجلس میں بھی ہر دس منٹ بعد جگہ بدل لیتے- ایک ماہ تک میں لندن میں محمد عیسیٰ کے پاس رہا- سوائے دو چار جگہوں کے میں نے لندن کی کوئی سیر نہیں کی- محمد عیسیٰ کے پاس رہنے میں وہ لطف تھا کہ لندن کی کشش ماند پڑ گئی تھی- وہ لندن سے بڑا اور لندن سے بڑھ کر خوبصورت انسان تھا اس نے اپنی کشش میں مجھے ایسا گرفتار رکھا کہ اسے چھوڑ کر میں کہیں گیا آیا نہیں- اردو مرکز افتخار عارف سے ملنے محمد عیسیٰ کے ہمراہ گیا- بخش لائلپوری صاحب خود لندن دفتر میرے پاس تشریف لائے اور اپنے گھر لے گئے- عاشور کاظمی صاحب بھی دو تین مرتبہ تشریف لائے- باقر نقوی صاحب نے مجھے کھانے پر مدعو کیا- محمد عیسیٰ جلسہ کی مصروفیت کے باعث

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دقیق الفہمی

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ منشی ظفر احمد صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے -نے آپ کے متعلق دقیق الفہم کا لفظ لکھا ہے واقعات بھی اسی کے مطابق ہیں- طبیعت بڑی رسا اور حاضر تھی- پیچیدگی سے نکل جانا آپ کا خاص وصف تھا- اس بارے میں مندرجہ ذیل واقعات بڑے دلچسپ اور سبق آموز ہیں-

اول گزر چکا ہے کہ آپ کچہری کا کام اکثر گھر پر کرتے تھے- اور اس لئے بہت دیر سے کچہری جاتے تھے- ایک نیا مجسٹریٹ جو آیا تو اس بات پر بہت چیں بجبیں ہوا- کہ آپ وقت پر کیوں نہیں آتے- آخر ایک دن اس نے حکام بالا کی طرف روبکار لکھی کہ میرے سرشتہ دار کی تنخواہ اتنے ایام کی بوجہ غیر حاضری وضع کرلی جائے- والد صاحب جب پیشی میں بیٹھے تو ایک اہلمد نے وہ روبکار پیشی میں ہی والد صاحب کو دکھائی- آپ نے اسے پڑھ کر وہیں پھاڑ دیا- حاکم قدرتاً زیادہ برافروختہ ہوا کہ آپ نے یہ کیا کیا- والد صاحب نے کہا میری بات سنئیں- یہ روبکار آیا آپ نے انتقاماً لکھی ہے- اگر ایسا ہے تو دوبارہ لکھ لیں- اگر شریفانہ تنبیہہ مطلوب تھی تو وہ ہو گئی ہے- اس نے آخر یہی کہا کہ میری غرض تنبیہہ تھی- غرض بات ٹل گئی- بعد میں عدالت کے کارکنوں نے اسے سمجھایا کہ محکمہ کی نیک نامی اور کارگزاری منشی صاحب پر موقوف ہے ان سے بگاڑ کر آپ فائدے میں نہیں رہیں گے- حالات معلوم کرنے کے بعد اس نے خود والد صاحب سے کہا کہ آپ بے شک وقت پر نہ آیا کریں اور کام اسی طریق پر جاری رکھیں جس طرح کہ آپ چاہتے ہیں-

دوئم ہائی کورٹ کا ایک جج کسی بات میں آپ سے ناراض ہو گیا اور اس نے آپ کے تبادلہ کے لئے روبکار لکھی- والد صاحب نے کہا کہ آپ بے شک روبکار لکھیں- میری تبدیلی اگر ہوئی تو (اللہ نے چاہا) تو ترقی پر جاؤں گا- اور ساتھ ہی یہ مصرعہ پڑھا۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

وہ جج بہت شریف تھا کہنے لگا منشی صاحب پھر ہم تو آپ کے دشمن ہوئے نا- والد صاحب نے برجستہ کہا کہ آپ جو یہ روبکار لکھ رہے ہیں- یہ کون سی دوستی ہے- اس کا غصہ فرو ہو گیا- روبکار چاک کر دی اور کہا کہ منشی صاحب میں آپ کا دشمن بننا نہیں چاہتا غرضیکہ حضرت صاحب کے تعلق کی وجہ سے حکام بھی والد صاحب کی بڑی دلجوئی کرتے تھے اور اللہ والوں سے بہت محتاط رہتے تھے- ان میں ان حکام کی ذاتی شرافت کا بھی بہت دخل تھا- اور والد صاحب کی حسن کارکردگی کا بھی-

سوئم والد صاحب نے چیف جج کی طرف سے صدر اعظم کو کسی باز پرس کا جواب دیا- صدر اعظم یعنی مسٹر فرنچ جو بعد میں چیف سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ ہوئے بڑے دھڑلے کے آدمی تھے- غیر معمولی انتظامی قابلیت اور تحریر میں کمال انہیں حاصل تھا- ان کا رعب داب حکام اور راجہ صاحب تک مانتے تھے- چیف جج کی طرف سے جو جواب لکھا گیا وہ ذرا سخت الفاظ میں تھا- وزیر مذکور نے برافروختہ ہو کر والد صاحب کی طلبی کی- اور حاضر ہونے پر بڑے غضب ناک لہجے میں کہا کہ تم کسی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ہو- والد صاحب نے مودبانہ عرض کیا کہ واقعی میں کسی کی کچھ پرواہ نہیں کرتا- وزیر مذکور زندہ دل بھی تھا- اس دوٹوک جواب سے تجسس میں پڑ گیا کہ آخر کوئی بات ہے اور متبسم ہو کر پوچھا کہ آخر کیا بات ہے- والد صاحب نے عرض کیا کہ آپ خوب جانتے ہیں کہ میں کس محنت اور دیانت سے کام کرتا ہوں- لیکن مدتوں مجھے کوئی ترقی نہ ملی- آپ نے وزارت سنبھالتے ہی مجھے ترقی دی- اب میں پرواہ آپ کی کروں یا کسی اور کی- اس جواب سے بات کا رخ بالکل پلٹ گیا- اور اس نے ہنس کر کہا کہ اچھا آپ جائیں اور کسی کی کچھ پرواہ نہ کریں- وہ بات جو غصے سے شروع ہوئی تھی- ایک لطیفہ بن کر رہ گئی-

چہارم کرم دین نے جو استغاثہ حضرت صاحب کے خلاف دائر کیا تھا- والد صاحب اس میں بطور گواہ صفائی پیش ہوئے- کرم دین نے بڑی طویل جرح کرنی چاہی لیکن چند جوابوں سے وہ جرح پلٹ کر رہ گئی- بعدش عدالت نے از خود والد صاحب سے یہ سوال کیا کہ آیا آپ مرزا صاحب پر اپنا جان و مال قربان کر سکتے ہیں- والد صاحب نے فوراً بھانپ لیا کہ سوال کا مقصد شہادت کو جانب دارانہ ثابت کرنا ہے- آپ نے بلا تامل جواب دیا کہ میں نے تو اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے حضرت صاحب کی بیعت کی ہے- فرماتے تھے میرا یہ جواب سن کر اس نے دانتوں میں قلم لے لیا- بات وہی ہے لیکن طرز ادا بدلنے سے اعتراض کا پہلو جاتا رہا-

یہ اسی قسم کا جواب تھا جو کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے اپنے خواب کی تعبیر بعض معبروں سے پوچھی- دونوں نے خواب کو منحوس بتایا اور اس کی تعبیر یہ کی یہ بادشاہ کے تمام رشتہ دار اس کی زندگی میں ہی فوت ہو جائیں گے- بادشاہ نے انہیں قید میں ڈال دیا- ایک دوسرے معبر کو بلایا تو اس نے یہ تعبیر بیان کی کہ بادشاہ سلامت خواب بڑا مبارک ہے- اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کی عمر آپ کے سب رشتہ داروں سے زیادہ ہو گی- بادشاہ نے خوش ہو کر اسے انعام دیا- غرض یہ ہے کہ ایک ہی مفہوم دل کش یا دلآزار پیرائے میں ادا کیا جا سکتا ہے-

---

نسیم سیفی

ایک نئی بات

انگریزی میں کہتے ہیں کہ اس نیلے آسمان کے نیچے جو کچھ اب ہو رہا ہے وہ اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے- اس لئے کسی بات کو نئی نہیں کہہ سکتے- بات بھی ٹھیک ہے- ایک ہی بات ایک شخص کے لئے خاصی نئی ہوتی ہے اور دوسرے کے لئے گھسی پٹی- اگر آپ یہ سمجھیں کہ کوئی سی بات ایسی ہو سکتی ہے جو دنیا کے ہر فرد کے لئے نئی ہو تو اس کا امکان بہت کم ہے- یہ کالم جس کا عنوان ہی نئی بات ہے اس میں جو باتیں پیش کی جاتی ہیں- ان کے متعلق بھی یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہر لحاظ سے اور ہر شخص کے لئے نئی ہیں- عنوان نئی بات اس لئے رکھا گیا ہے کہ عام طور پر جو باتیں پیش کی جاتی ہیں وہ بہت سے لوگوں کے لئے نئی ہوتی ہیں سب کے لئے نہیں- بہت سے لوگوں کے لئے- کبھی کوئی سائنسی تحقیق ہوتی ہے کبھی بیماریوں کا ذکر ہوتا ہے- کبھی ایسی ہی کوئی اور بات

آج ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اقوام متحدہ کا وہ ادارہ جسے عالمی صحت کا ادارہ کہا جاتا ہے یعنی ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اس کے متعلق اب یہ کہا جانے لگا ہے اور یہ بات یقیناً بہت سے لوگوں کے لئے نئی ہوگی کہ اس ادارے کا کام تو یہ تھا کہ دنیا سے بیماریوں کا خاتمہ کرے لیکن یہ خود بیمار ہو گیا ہے- جینوا میں اس کا صدر دفتر ہے اور وہاں اس کے ۱۴۰۰- افراد کارکن ہیں- سالانہ بجٹ ایک ارب ڈالر ہے- ۱۹۸۱ء میں اس ادارے نے کہا تھا کہ ۲۰۰۰ء تک دنیا کے ہر فرد کو طبی سہولت میسر آجائے گی- اب تو ۲۰۰۰ء میں تھوڑے ہی سال باقی رہ گئے ہیں- لیکن اس ادارے پر انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ ابھی تو دنیا بھر میں لوگوں کو صاف پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے- اور بیماریوں سے پوری طرح آگاہی بھی نہیں ہوئی- بعض ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ ادارہ اب اندرونی انتشار کا شکار ہو چکا ہے- اور کرپشن بھی اس میں در آئی ہے- بعض اونچے ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ اس ادارے نے ایک وقت میں اچھا کام بھی کیا ہے لیکن جب سے موجودہ ڈائریکٹر جنرل نے عہدہ سنبھالا ہے یہ ادارہ نیچے کی طرف گرتا چلا جا رہا ہے- اس ڈائریکٹر جنرل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بذات خود ایک بہت اچھے ڈاکٹر ہو سکتے ہیں ایک بہت اچھے سیاست دان بھی ہو سکتے ہیں- لیکن جہاں تک انتظامی امور کا تعلق ہے وہ ان کے بس کی بات نہیں ہے اور ادارہ انہی کی وجہ سے گراوٹ کی طرف مائل ہے- اور جو اس سے امیدیں باندھی گئی تھیں وہ پوری طرح پوری نہیں ہوئی ہیں اور جب تک یہ ڈائریکٹر رہیں گے ان کے پورا ہونے کا امکان بھی نہیں ہے-

لیکن ادارے کے ذمہ دار لوگ کہتے ہیں کہ بات یہ نہیں ہے- بات یہ ہے کہ ہمیں جو تعاون ملنا چاہئے تھا وہ نہیں ملا- بلکہ اسی تعاون کے نہ ملنے کی وجہ سے ایک انتظامی کمیٹی نے استعفیٰ دے دیا ہے- کام تو ساری دنیا کے لئے کرنا ہے لیکن اگر تعاون نہ ملے اور اندرونی انتشار پیدا ہو جائے تو کامیابیاں کس طرح حاصل کی جا سکتی ہیں- ادارے کے ذمہ دار لوگ کہتے ہیں کہ اس کی بہتری کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں اور اب ایک ایسی سکیم بنائی جا رہی ہے جو آئندہ ۲۵ سال کا احاطہ کرے گی اور جس میں وہ تمام باتیں شامل کی جائیں گی- جو اس ادارے کا مقصد ہے-

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں بنیادی مقصد تو اس ادارے کا یہی ہے کہ دنیا سے بیماریاں ختم کی جائیں- ادارہ یہ بھی کہتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ دنیا سے بیماریاں ختم کی جائیں بلکہ جہاں جہاں بھی طبی سہولتیں مہیا کرنے کے سامان کئے جاتے ہیں وہاں ضروری ہدایات دینا بھی ہمارا فرض ہے- گویا کہ طبی ضروریات کے لئے ادارے دوسرے لوگ بنائیں- ہم انہیں ہدایات دیں گے اور کام کو اسی طرح پھیلایا جا سکتا ہے- آخر یہ صرف ایک ادارے ہی کا تو کام نہیں ہے- گو یہ ادارہ بنیادی حیثیت تو رکھتا ہے- لیکن کام کے پھیلاؤ کے لئے یہ ضروری ہے کہ دوسرے لوگ بھی آگے آئیں- وہ طبی سہولیات مہیا کرنے کا انتظام کریں- ہم انہیں ضروری ہدایات دیں گے-

بہرحال ہماری دعا یہ ہے کہ یہ نئی بات جو ڈبلیو- ایچ- او- کے سلسلے میں سامنے آئی ہے اس کا کوئی بہتر حل مل جائے اور دنیا اس ادارے سے فائدہ اٹھاتی چلی جائے- اس ادارے کا زیادہ تر فائدہ تو تیسری دنیا کے لوگوں کو ہے- یعنی وہ دنیا جس میں ہم اور آپ بستے ہیں- پس ہماری دعائیں اس ادارے کے لئے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا میں تامل ٹائیگرز کی کارروائیاں

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ تامل ٹائیگرز گوریلوں نے ۵ ہفتے کی جنگ کے بعد عملاً سرکاری فوجوں کو باندھ کر رکھ دیا ہے اور حکومت کا یہ منصوبہ کہ فوجی قوت کے زور پر بعض اہم دیہات کی حفاظت کی جاسکے بظاہر ناکامی سے دوچار ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ ایک ہفتے کی اس جنگ میں ۶۵۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

صدر مادام چندریکا کمارا تنگا نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ لبریشن ٹائیگرز آف تامل ایلام (ایل ٹی ٹی ای) کو کاری ضرب لگائیں گی لیکن ان کو ساتھ ہی یہ اعتراف بھی کرنا پڑا ہے کہ فوج کو مضبوط بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک ہم دفاعی انداز کی کارروائی میں محدود آپریشن کر رہے ہیں ابھی تک ہم نے مکمل جنگ شروع نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ تاہم جب ہم مکمل جنگ شروع کریں گے تو ہم اسی طرح پوری قوت سے موثر طور پر کریں گے جس طرح ہم اپنے دیگر کام کرتے ہیں اور پوری سنجیدگی سے اس کام کو روبہ عمل لائیں گے۔

لیکن دفاعی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس چھوٹے سے ملک میں نسلی جھگڑوں کی صورت حال اس وقت نئی شکل اختیار کر گئی جب تامل گوریلوں (ایل ٹی ٹی ای) نے سنہالیز دیہاتیوں پر حملے کرکے ان کا قتل عام کیا۔ جس سے فوج پر پہلے سے زیادہ ذمہ داری عائد ہو گئی ہے کہ وہ دیہاتوں کی حفاظت کریں۔ پہلے ہی سری لنکا کی فوج دیہاتوں میں بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔

شمال مشرق میں واقع گاؤں کلاراوامیں فوج کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ یہ ماہی گیروں کا وہ گاؤں ہے جہاں تامل گوریلوں نے سنہالی باشندوں کا قتل عام کیا تھا۔ جہاں ۴۲ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ جن میں سے ۱۲ عورتیں اور ۶ بچے بھی شامل تھے۔

فوجی ذرائع نے بتایا ہے کہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۹۵ء سے جب تامل باغیوں نے حکومت کے ساتھ امن بات چیت کا سلسلہ منقطع کیا اب تک ۳۰۳ فوجی ۲۷۷ باغی اور قریباً ۷۵ شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔

ایک دفاعی تجزیہ نگار نے بتایا ہے کہ حکومت کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ وہ تامل باغیوں کے مرکز شمالی جافنا کے خلاف فوجی ایکشن کرے جہاں تامل باغیوں نے اپنی ایلام حکومت بنا رکھی ہے اور وہاں پر ان کے ہی نامزد افراد انتظامیہ چلا رہے ہیں۔ حکومت کا خیال ہے کہ جس قدر جافنا پر فوجی ایکشن کیا جاسکے اتنا ہی جلد مشرق پر ان کا دباؤ کم کیا جاسکے گا۔ کیونکہ باغیوں کے پاس اتنی افرادی قوت نہیں ہے کہ وہ دو محاذوں پر بروقت لڑائی جاری رکھ سکیں۔ جافنا سے آنے والوں نے بتایا ہے کہ تامل باغیوں نے کھلے عام اسلحہ کی نمائش شروع کر رکھی ہے اور وہ مردوں اور عورتوں کو اپنے ساتھ شامل ہونے کی اپیلیں کرتے ہیں۔ تامل ٹائیگرز نے اپنی آبادی کو خبردار کر دیا ہے کہ وہ ایک بڑے فوجی حملے کے لئے تیار رہیں۔

سری لنکا کے فوجیوں کا کہنا ہے کہ تامل باغی ہمیں مشرق میں باندھ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ شمال کے علاقے سے ہماری توجہ ہٹا کر وہاں پر اپنی کارروائیاں جاری رکھ سکیں۔ اور وہاں پر آرمی کے مراکز پر حملے کر سکیں۔

تامل باغیوں کی مخالف پارٹی کے لیڈر نے کہا ہے کہ ہم فوجی حملے میں کولمبو کا ساتھ دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ اس سے پہلے سیاسی پیکیج پیش کر کے اس مسئلے کا سیاسی حل تلاش کیا جائے اس پیکیج کی شرائط آبرومندانہ ہونی چاہئیں۔ جو کہ تمام تامل پارٹیوں کو قابل قبول ہو۔ اس کے بعد فوج اپنی طاقت استعمال کر کے اس سیاسی حل کو نافذ کرے۔

صدر مملکت مادام چندریکا کمارا تنگا پہلے ہی تامل پارٹیوں سے مذاکرات کر رہی ہیں تاکہ بقول ان کے ۱۹۷۲ء سے جاری اس خانہ جنگی کو مستقل طور پر ختم کیا جاسکے جس میں اب تک ۵۰ ہزار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ تامل باغیوں نے نہتے دیہاتیوں کا جو قتل عام کیا ہے اس کی مذمت عالمی ریڈ کراس نے بھی کی ہے۔ اس حملے سے پتہ چلتا ہے کہ تاملوں نے فوج پر حملہ کر کے بھاگ جانے کی حکمت عملی کو بدل دیا ہے۔ دیہاتیوں کے اس قتل عام کے بعد تاملوں نے ایک فوجی کیمپ پر بھی حملہ کیا جس میں ۲۲ فوجی اور ۲۱ تامل گوریلے ہلاک ہو گئے۔

سری لنکا میں دو بڑے نسلی گروہ یعنی سنہالی اور تامل آباد ہیں۔ سنہالی اکثریت میں ہیں اور ہمیشہ حکومت ان کے پاس رہی ہے۔ تاملوں کا شکوہ ہے کہ ان کو ملکی ترقی سے برابر کا حصہ نہیں ملتا۔ دراصل تامل باغی سری لنکا کو دو حصوں میں تقسیم کر کے وہاں اپنی آزاد تامل حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

بنگلہ دیش کا انتخاب

بنگلہ دیش میں آئندہ سال مارچ کے انتخاب کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں اور ابتدائی مرحلے کے طور پر ۶ کروڑ ووٹروں کی رجسٹریشن کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ حکومت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ یہ ثابت کر دے کہ مارچ ۹۶ء میں ہونے والے انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے۔ لیکن ووٹ درج کئے جانے کے پہلے ہفتے میں جو نتائج سامنے آئے ہیں ان پر اپوزیشن پارٹیوں، آزاد نمائندوں اور غیر ملکی غیر جانبدار اداروں نے تنقید کرتے ہوئے اسے غیر منصفانہ جانبدارانہ اور پیچیدہ عمل قرار دیا ہے۔ اگر یہ الزامات صحیح ہیں تو مارچ ۹۶ء کا انتخاب آزادانہ نہ ہونے کی ابتداء ہو گئی ہے۔ عام لوگوں نے ۹۶ء کے انتخابات کے بارے میں اپنے شکوک کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔

اپوزیشن بار بار یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ وزیراعظم اپنا عہدہ چھوڑ دیں اور ایک نگران حکومت کے ذریعے عام انتخابات کا انعقاد کروائیں۔ وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء اپوزیشن کے اس مطالبے سے مسلسل انکار کر رہی ہیں۔

سابق روانڈا حکومت کی تیاریاں

روانڈا کی سابق حکومت ایک بار پھر خود کو مسلح کر رہی ہے تاکہ وہ ایک بار پھر روانڈا کا اقتدار سنبھال سکے۔ مسلح کئے جانے کے اس عمل میں اس کی مدد کرنے والے فرانس، جنوبی افریقہ اور زائیر، کے علاوہ بعض دیگر ممالک بھی ہیں۔

ہیومن رائٹس واچ نامی تنظیم نے یہ معلومات ۴ ماہ کی فیلڈ سٹڈی کے بعد حاصل کی ہیں۔ سابق حکومت نے ۵۰ ہزار افراد پر مشتمل فورس تیار کر لی ہے۔ یہ لوگ زائیر میں واقع ایک درجن کے قریب مہاجر کیمپوں میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ کیمپ شمالی زائیر میں واقع ہیں۔ ان فوجیوں نے روانڈا کی سرحد پر فائرنگ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے تاکہ پہلے ہی سے خراب صورت حال کو مزید بگاڑ دیا جائے۔ اور مستقبل کے ممکنہ حملے کے لئے تجربہ اور معلومات حاصل کر لی جائیں۔

رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ سابق حکومت کے اہلکاروں کے پاس اسلحہ خریدنے کے لئے بھاری رقوم موجود ہیں کیونکہ روانڈا سے بھاگتے وقت انہوں نے وہاں کی تمام دولت اور اثاثے سمیٹ لئے تھے۔ اس کے علاوہ سابق حکومت کے بیرون ملک واقع اثاثے جو کہ کینیا، تنزانیہ، زائیرے اور ہالینڈ میں واقع ہیں سابق حکومت کے قبضے میں ہیں۔

ان ذرائع کا کہنا ہے کہ زائیر کی حکومت روانڈا کی سابق حکومت کے افراد کو ایک مضبوط فوج میں ڈھالنے کی اصل ذمہ دار ہے۔ جبکہ سابق حکومت پر روانڈا میں نسل کشی کے الزامات موجود ہیں۔

یورپی ملکوں میں سے فرانس اس نسل کشی کے وقت سابق حکومت کی پشت پر تھا اور اس حکومت کی باغیوں کے ہاتھوں شکست کے بعد بھی فرانس ہی ان کی اعانت کرتا رہا ہے۔

شمالی کوریا کا ایران سے اتحاد

تہران ریڈیو نے بتایا ہے کہ شمالی کوریا کے وزیر خارجہ کم ینگ نام گزشتہ دنوں تہران آئے اور دونوں ملکوں نے مل کر امریکی سامراجیت کے خلاف مشترکہ کارروائیاں کرنے پر اتفاق کیا۔

شمالی کوریا کے وزیر خارجہ کا استقبال ایرانی وزیر خارجہ مسٹر علی اکبر ولایتی نے کیا اور دونوں نے باہمی دو طرفہ تعلقات کو مضبوط کرنے پر بات چیت کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے عالمی صورت حال پر بھی غور کیا۔ مسٹر ولایتی نے دونوں ملکوں کی افواج کے مشترکہ تعاون کی تجویز پیش کی تاکہ سامراجیت کا مقابلہ کیا جاسکے۔

شمالی کوریا نے ایران کی عراق کے خلاف جنگ ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۸ء کے دوران ایران کو اسلحہ فراہم کیا تھا۔ اس کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان وفود کے تبادلے ہوتے رہے ہیں۔

ایران نے یہ بھی پیشکش کی ہے کہ وہ دونوں کوریاؤں کے ساتھ اپنے اچھے تعلقات کو استعمال کر کے دونوں کے درمیان فاصلے کم کر سکتا ہے۔

ایران کے خلاف امریکہ کی پابندیوں کے بعد شمالی کوریا کا ایران سے اتحاد ایک اہم پیش رفت ہے۔ کیونکہ شمالی کوریا کے امریکہ کے ساتھ ایٹمی معاملے پر مذاکرات بھی تعطل کا شکار ہیں۔ شمالی کوریا امریکہ سے اپنی جو شرائط منوانا چاہتا ہے امریکہ اس پر آمادہ نہیں ہے۔

امریکہ / بوسنیا کے لئے فوجی

امریکہ کے ایوان نمائندگان میں صدر کلنٹن کی مخالف پارٹی کو جو اکثریت حاصل ہے وہ قدم قدم پر امریکی صدر کو پریشان کر رہی ہے۔ امریکہ نے اس عندیہ کا اظہار کیا ہے کہ اس کے فوجی بوسنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جائیں گے۔ صدر کلنٹن کے اس بیان پر ری پبلیکن پارٹی کے سینیٹر باب ڈول نے جو اگلے سال کے صدارتی انتخاب میں امیدوار بھی ہوں گے۔ اپنے مخالفانہ ردعمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ امریکہ فوجیوں کو اس قسم کے کسی مشن پر نہیں بھیجا جانا چاہئے۔ ماضی قریب میں صومالیہ میں امریکی فوجیوں کو بھجوانے کے بعد جلد ہی واپس بلا لیا گیا تھا۔ عام طور پر امریکی رائے عامہ اپنے فوجیوں کو بیرون ملک بھجوانے سے گھبراتی ہے۔ اور اگر کبھی امریکی فوجی چلے بھی جائیں تو اس کے خلاف ملک بھر میں ردعمل شروع ہو جاتا ہے۔ ری پبلیکن پارٹی رائے عامہ کی اسی قوت سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رانا عبد المجید صاحب (ڈسکہ) کی ٹانگ کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے- حادثہ کی وجہ سے ان کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی-

○ مکرم محمد شفیع عاجز قائد مجلس جمال پور تیز چلتی بس سے بجلی کی تار سے ٹکرا جانے کی وجہ سے گر کر بہت زیادہ زخمی ہو گئے اور جناح ہسپتال کراچی میں داخل رہے- اب واپس گھر آ گئے ہیں اور طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے-

○ محترمہ بشری بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبد الرب صاحب عارضہ قلب کے باعث C.U.I میں داخل ہیں-

○ محترم ملک بشیر احمد صاحب (جو کہ مبشر احمد صاحب ملک قائد علاقہ سندھ کے والد ہیں) کا ۱۴ مئی کو کامیاب اپریشن ہو گیا ہے- وہ ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں-

اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے "محمد زبیر" کا نام تبدیل کر کے "مونس احمد" رکھ لیا ہے- آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

بیگم محمد رئیس طاہر

۲/۵ دار الرحمت غربی ربوہ

امتحان کے بعد بیکار نہ رہئے

○ پیارے خدام بھائیو! امتحان کے بعد بیکار رہنے سے بہتر ہے کہ کوئی نہ کوئی ہنر سیکھا جائے-

(مہتمم صنعت و تجارت)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم رشید احمد ریحان صاحب بابت ترکہ ملک احمد خان ریحان صاحب)

مکرم ملک رشید احمد صاحب ریحان ۱۵/۸ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے- کہ ان کے والد محترم ملک احمد خان صاحب. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- ان کے نام قطعہ نمبر ۱۵/۸ واقع محلہ دار النصر غربی ربوہ برقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہے- لہٰذا یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- ورثاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے-

(۱) مکرم ملک مجید احمد ریحان صاحب (بیٹا)

(۲) مکرم ملک سعید احمد ریحان صاحب (بیٹا)

(۳) مکرم وحید احمد ریحان صاحب (بیٹا)

(۴) مکرم ملک رشید احمد ریحان صاحب (بیٹا)

(۵) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

(۶) مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے- کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

گندم فراہم کرنے کی سہولت

○ اہالیان ربوہ کے لئے موزوں نرخوں پر اچھی کوالٹی گندم فراہم کرنے کی غرض سے چند معروف گندم ڈیلرز نے سال رواں کے لئے ۱۷۰/ روپے فی من (۴۰) کلو گندم فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے- اسی قیمت میں گندم گھر پہنچائی جائے گی (یعنی بشمول کرایہ وغیرہ) کارکنان کے لئے مزید رعایت کے ساتھ ۱۶۸/ روپے میں اچھی کوالٹی کی گندم گھر پہنچائی جائے گی-

جن ڈیلرز سے گندم دستیاب ہو گی ان کے اسمائے گرامی یا سٹورز درج ذیل ہیں-

(۱) شہاب رائس ملز دار الرحمت بازار-

(۲) عبد السلام صاحب دار الرحمت بازار-

(۳) رشید سنز رائس ڈیلرز دار الرحمت بازار-

(۴) شفیق اینڈ کمپنی دار الرحمت بازار-

(۵) رانا داؤد احمد صاحب (رانا برادرز) دار الرحمت بازار-

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۵۹ میں حمیدہ بیگم زوجہ ملک عنایت اللہ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر پانچ ہزار روپے اور طلائی زیورات وزنی نو تولہ مالیتی چھتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو سو پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ حمیدہ بیگم زوجہ ملک عنایت اللہ ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ ملک عنایت اللہ وصیت نمبر ۲۸۸۶۰ گواہ شد نمبر۲ عبد المجید بھٹی وصیت نمبر ۲۶۴۸۲-

مسل نمبر ۳۰۰۶۰ میں مبارک احمد باسط ولد ظہور الحق صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- مکان نمبر 182 L برقبہ ۸۳ مربع گز مالیتی چار لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد مبارک احمد باسط ۱۲۲-L سیکٹر ۱۱- ای نارتھ کراچی گواہ شد نمبر۱ وسیم احمد طارق ولد چوہدری غلام رسول نارتھ کراچی گواہ شد نمبر۲ ملک عبد الباسط وصیت نمبر ۲۶۶۳۸-

مسل نمبر ۳۰۰۶۱ میں افتخار احمد سنوری ولد چوہدری مختار احمد صاحب سنوری قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر حال شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد افتخار احمد سنوری معرفت سید حمید احمد گلی نمبر۱ خھنک ر... شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱ مبشر منظور سیکرٹری مال شیخوپورہ گواہ شد نمبر۲ غلام سرور طاہر وصیت نمبر ۲۴۲۷۴-

بقیہ صفحہ ۳

اور عیسائیوں کے خوش گوار تعلقات کے چشمے کو زہر آلود کرتا رہتا ہے- یہ بات دونوں کے ملاپ کی گاڑی کو چلنے سے روکتی ہے- عیسائیوں کو اب آگے بڑھنا چاہئے- ہم چاہتے ہیں کہ مذہبی لیڈروں کے آپس میں تعلقات خوشگوار ہوں اور خوشگوار ہی رہیں- تاکہ ان کے اپنے اپنے حلقوں کے افراد بھی دوسرے حلقوں کے افراد سے خوشگوار تعلقات رکھ سکیں-"

یہ دونوں ایڈیٹوریل اس بات کے شاہد ہیں کہ یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے فی الحقیقت امن عالم کی بنیادی اینٹ ہیں اور دنیا کا سنجیدہ طبقہ اس کی دل سے قدر کرتا ہے- حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے آج سے کئی سال پہلے ان جلسوں کی بنیاد ڈال کر دنیا پر ایک بہت بڑا احسان کیا تھا- ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے ہر حصہ میں ایسی تقاریب سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے-

بقیہ صفحہ ۴

فارغ نہیں تھے اس لئے میں اس دعوت پر نہ جا سکا- یہ سب احباب میری خاطر اسلام آباد محمد عیسیٰ کی رہائش گاہ پر ایک شام تشریف لانا چاہتے تھے مگر میرا کالج کھلنے والا تھا اس لئے اگست کے تیسرے ہفتے مجھے واپس پاکستان آنا پڑا-

قیام لندن میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملا- حضرت صاحب سے میری ملاقاتیں ۱۹۷۲ء سے ہیں- جماعتی اور شعری حوالے سے حضرت صاحب کی شاعری میں جس محبت پیار دردمندی سپردگی اور شعری حسن کا اظہار ہوتا ہے اس کی مثال اس انداز میں کم ہی ملے گی- یہ سارے عناصر مل کر حضرت صاحب کی شاعری کو دلوں میں اترنے کا راستہ دکھاتے ہیں-

واپسی پر محمد عیسیٰ مجھے ایرپورٹ پر چھوڑنے آئے- میں پاکستان آگیا اور اپنے ساتھ محمد عیسیٰ سے وابستہ ان گنت خوبصورت یادیں لے کر آیا مگر یہ کیا معلوم تھا کہ یہ ملاقات آخری ملاقات ثابت ہو گی- وفات سے قبل محمد عیسیٰ مجھے پھر لندن آنے کی دعوت دے رہے تھے مسلسل دو سالوں سے اب کے وہ مجھے اور سلیمہ بیگم (میری بیوی) دونوں کو مدعو کر رہے تھے- اس کا اصرار بڑھ رہا تھا- پتہ نہیں محمد عیسیٰ کو کیا جلدی تھی- شاید انہیں جنت میں مدعو کیا جا رہا تھا- ح ع

○ جو والدین اپنے واقفین نو کی تصاویر بغرض اشاعت بھیجتے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی رنگین کی بجائے بلیک اینڈ وہائٹ پاسپورٹ سائز تصاویر ارسال کیا کریں-

وکالت وقف نو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- جون-1995ء
شدید گرمی اور لو کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دہشت گردی کی وارداتوں میں مسلح گروپوں کی رینجرز اور پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔ دو پولیس اہلکاروں سمیت ۶۔افراد ہلاک اور ۱۸ زخمی ہو گئے۔ کراچی میں سرکاری محکموں سمیت کئی گاڑیوں کو مسلح نوجوانوں نے جلا دیا۔ فائرنگ کر کے تجارتی مراکز بند کر دیئے گئے۔ وزیر اعظم کی رہائش گاہ بلاول ہاؤس کے قریب سے کار بم برآمد کر لیا گیا۔ بم ڈسپوزل سکواڈ نے بم قبضہ میں لے کر ناکارہ بنا دیا۔ ہفتہ کی صبح چہل پہل شروع ہوتے ہی مسلح افراد سڑکوں پر نکل آئے اور ٹریفک رینجرز اور پولیس پر فائرنگ شروع کر دی۔ چھتوں پر مورچہ بند ہو کر بھی گولیاں برسائی گئیں۔ شرپسندوں نے شہر کے مختلف علاقوں میں مزید ۱۶ گاڑیاں نذر آتش کر دیں۔ ایک رکشہ کو ڈرائیور سمیت آگ لگا دی۔ ٹرین کی ایک بوگی بھی جلا ڈالی۔ پولیس کی بے بسی دیکھ کر لوگ رونے لگے۔ پولیس اور رینجرز اور سول انتظامیہ حالات پر قابو پانے میں مکمل طور پر ناکام اور بے بس رہی۔ بعض علاقوں میں سڑک پر ٹائر جلائے گئے جس سے لیاقت آباد، ناظم آباد، شریف آباد، گل بہار، جہانگیر آباد، پاک کالونی، گلشن اقبال، اورنگی ٹاؤن اور بعض دیگر علاقوں میں کاروباری مراکز اور مارکیٹیں پھر بند ہو گئیں۔

○ حیدر آباد میں بھی کراچی کی طرح فائرنگ کے واقعات ہوئے۔ شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ فائرنگ اور دھماکوں سے ۲۰۔ افراد زخمی ہوئے۔ شہر میں ۲۰ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں ایک پولیس کانسٹیبل کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ سکھر میں بھی ہڑتال کی گئی۔ بلدیہ کے باہر کھڑی گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس چوکی پر بھی فائرنگ کی گئی۔

○ کراچی میں جن تھانوں پر ہفتہ کے روز حملے کئے گئے ان میں تیموریہ تھانہ پر راکٹ سے حملہ ہوا، گل بہار، لیاقت آباد پاک کالونی اور نارتھ ناظم آباد کے تھانوں پر بھی فائرنگ کی گئی ایک بینک کو بھی نذر آتش کر دیا گیا۔

○ حیدر آباد میں پولیس اور شرپسندوں کے درمیان مسلح جھڑپیں ہوئیں۔ ایک ڈاکخانہ بھی جلا دیا گیا۔

○ جہانگیر آباد کراچی میں مورچہ بند نامعلوم دہشت گردوں نے پولیس کے ٹرک پر فائرنگ کر دی جس سے دو سپاہی ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں وقت سے پہلے وارننگ دے رہا ہوں۔ کراچی کے بدترین حالات سے ملکی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔ کراچی میں حکومتی اقدامات تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ قوم سے توقع کرتا ہوں کہ وہ جاگ اٹھے۔ بھٹو نے بنگلہ دیش بنایا تھا بے نظیر بھی اپنا کام دکھا جائیں گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تھانے پر حملہ اور اسمبلی کے قریب دھماکہ بزدلی ہے۔ دہشت گردوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ تخریب کار لوگوں کو ہراساں کرنے کی جتنی کوشش کریں گے حکومت ان کے ساتھ اتنی ہی سختی سے نبٹے گی۔ حکومت اور عوام دہشت گردی سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔

○ انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ کراچی میں شہریوں کے تحفظ کے لئے کافی اقدامات نہیں کئے گئے۔

○ کراچی میں قائم ہونے والی مہاجروں کی نئی تنظیم مہاجر رائٹس فرنٹ نے جمعرات کو سندھ اسمبلی بلڈنگ، بحریہ کے فلیٹس، اور دوسرے مقامات پر دھماکوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ اخبارات کے دفاتر میں موصول شدہ فیکس میں فرنٹ نے کہا ہے کہ ہمارے مجاہدوں نے مہاجروں کے دشمنوں کے خلاف جوابی کارروائی شروع کر دی ہے۔ فرنٹ نے دھمکی ہے کہ ایک مہاجر کے بدلے میں دس ماریں گے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے ۲۰۰ ادیبوں، شاعروں اور مصوروں کے نام ایک خط میں مذہبی سیاسی، لسانی اور نسلی تشدد کے خلاف حکومت کی جنگ میں ان کی حمایت طلب کی ہے۔

○ ایک امریکی کرنل نے انکشاف کیا ہے کہ ہیروئن کی سمگلنگ میں امریکہ کے سابق صدر جارج بش اور سی آئی اے ملوث تھی۔ پاکستان میں ہیروئن کی لیبارٹریاں سی آئی اے نے سابق صدر کی پشت پناہی سے متعارف کروائیں۔

○ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ حکومت کو الطاف کے خلاف مقدمات واپس لینے کا اختیار نہیں ہے۔ قصاص اور دیت کے قانون کے تحت صرف ورثاء ہی قاتل کو معاف کر سکتے ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے اگر سندھ کے گورنر مسٹر کمال اظفر بندوق اٹھانے والوں سے بات نہیں کرنا چاہتے تو راکٹ لانچر اٹھانے والوں سے کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۴ سو سال پہلے جس طرح کربلا میں اسلام زندہ ہوا تھا وہی کام غالباً اب محرم میں کراچی میں کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

○ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے بے نظیر ہم پر دہشت گردی کے الزامات لگانے کی بجائے عدالت سے رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ نے ایم کیو ایم کو نہیں کراچی کی تمام آبادی کو گالی دی ہے۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کی موجودگی میں کوئی پارٹی ۱۴ فیصد ووٹ نہیں لے سکے گی۔ ۱۹۹۶ء الیکشن کا سال ہو گا۔ ہم عوام کے سامنے ایک چوائس کے طور پر آئے ہیں۔ کامیاب ہڑتال نے ثابت کر دیا ہے کہ لوگ ہماری بات سنتے ہیں۔

○ پنجاب سے مختلف فورسز کے ۵ ہزار جوان سندھ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دس ڈی آئی جی، ۲۵ ایس ایس پی، اور ۵۰ اے ایس پی حضرات کی خدمات بھی سندھ کے سپرد کی جا رہی ہیں۔ اندرون سندھ سے افسروں اور اہلکاروں کو کراچی بھیجا جا رہا ہے۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ بلوچستان حکومت کے مطالبے پر گیس کی قیمت ۲۶ فیصد بڑھانے سے معیشت تباہ ہو جائے گی۔ تاجر اور صنعتکار اطمینان رکھیں وزیر اعظم نے یہ مطالبہ منظور نہیں کیا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف سے ملاقات کی اور ملک کی سیاسی صورت حال اور مسئلہ کشمیر پر گفتگو کی اور کراچی کے مسئلہ پر مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے سیاسی جماعتوں سے رابطے قائم کرنے پر اتفاق رائے کیا گیا۔

○ کراچی کے مسئلہ پر کانفرنس بلانے کے لئے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کوششیں جاری ہیں۔ حکومتی وزراء اور اپوزیشن کے لیڈر رابطے کر رہے ہیں۔

○ جھنگ میں ۶، ۷، اور ۱۰ محرم کو کرفیو نافذ کیا جائے گا دس محرم کو صرف نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے کرفیو میں نرمی کی جائے گی۔

○ امریکہ نے مسئلہ کشمیر کے تینوں فریقوں کو اعتماد میں لینے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) نے قومی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیوں میں دوبارہ شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

قدیمی • اولین شہرۂ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

بواسیر کی ادویات

	قیمت	
PILES COURSE	55/-	☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے
ANUS ITCH CURE	20/-	☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے
CONSTIPATION CURE	20/-	☆ پرانی قبض، پاخانہ سخت اور دقت سے آئے
FISSURE CURE	20/-	☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے
FISTULA CURE	20/-	☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے
HEMORRHAGE CURE	20/-	☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے
HEMORRHOIDS CURE	20/-	☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے
PROLAPSUS CURE	20/-	☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا
PILES OINTMENT	8/-	☆ مقعد کی درد، جلن، سوزش، خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے ۔/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

ضرورت برائے اسسٹنٹ فارم مینیجر
نواز آباد فارم نزد میرپور خاص سندھ میں ایک HORTICULTURE BSc گریجویٹ کی ضرورت ہے جس کا تجربہ کم از کم دس سال ہو۔
انٹرویو کراچی یا لاہور میں ہو سکتا ہے خواہشمند افراد مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں
مجید احمد طاہر
شاہ نواز لمیٹڈ۔ شاہ نواز بلڈنگ
۱۹۔ ویسٹ وہارف۔ کراچی
فون: 231393-38
200670